ڈاکٹر محمد مصطفےٰ الاعظمی استاد حدیث ملک سعود یونیورسٹی ، ریاض
ترجمہ : حافظ محمد عمیر الصدیق دریاآبادی ندوی

٢

پروفیسر شاخت

اور

حدیثِ نبوی

اس طرح بحث و تحقیق کے نام پر یہ سبق دیا گیا کہ مغرب کے بنائے ہوئے قوانین سے مسلمان استفادہ کر سکتے ہیں
و اس سلسلہ میں ان کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس سے ان کے دین کی کسی بھی درجہ میں مخالفت ہوتی ہے بلکہ وہ
ایسے تو ان قوانین کو فقہ اسلامی سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ ان کے سلف کا عمل بھی ایسا ہی تھا۔

ایسے خیالات کی تہوں میں جو بنیادی اور کھلی غلطیاں ہوتی ہیں ۔ وہ کسی بھی صاحب نظر سے مخفی نہیں ، ایسے
..رات سے محض غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ نتائج کی ہی امید کی جا سکتی ہے ۔ پروفیسر شاخت کی علمی بلند
..ری کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کا نام "شریعت محمدی کے اصول" رکھا ہے حالانکہ
..مسلمان شریعت کو اسلامی شریعت سمجھتا ہے ۔ شریعت محمدی کہہ کر وہ خدا کے دین کو دنیا کے اور دوسرے شخصی
..ہبوں کی طرح ثابت کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے اسلامیات کا کوئی بھی حقیقت پسند طالب علم یہ کہہ سکتا ہے کہ ان
..ئیں حقائق کو گمراہ اور مسخ کرنے کی کوششیں ہیں ۔

شاخت کے نظریات کی اصلی غلطی

شاخت کے مذکورہ بالا دعووں کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ ان کے اس تجزیہ میں دو
جگہ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ۔

اول تو یہ کہ انہوں نے اپنے مطالعہ میں عقلی اور منطقی طرزِ فکر کو راہ نہیں دی ۔ ورنہ ان کا نتیجۂ فکر یقیناً
..ر ہوتا ۔

دوسرے یہ کہ اپنے نظریہ کو ثابت کرنے میں انہوں نے اسلام کے مصدر اول قرآن مجید سے اعتنا نہیں کیا
..ہوا کہ وہ قرآن مجید کی پیش کردہ حقیقتوں سے لاعلم رہے ۔

عقلی پیمانہ سے اگر شاخت نے حقیقتوں پر نظر کی ہوتی یہ مسلمہ صداقت صاف عیاں تھی کہ جب معاشرہ میں

اعلیٰ اخلاقی و انسانی قدریں بدلتی ہیں اور لوگوں کے نظریہ اجتماع میں تبدیلی آتی ہے تو زندگی کے تمام قوانین اور رسو اور لوازم میں بھی انقلاب آجاتا ہے۔ تو پھر اس میں کیا تعجب ہے۔ کہ اسلام نے جب دورِ جاہلیت کے تمام نقوش کو مٹادیا اور انسانوں کو ایسے آداب و رسوم سے روشناس کرایا جو ماضی کی بہ نسبت زیادہ مہذب زیادہ معقول اور زیادہ مفید تھے۔ تو پھر اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے پیروکاروں کو ایک نیا تشریعی نظام دے۔ یہ تو واضح اور منطقی بات ہے کہ ایک نئے اور اسلامی معاشرہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریع کی ضرورت محسوس کی۔ لیکن شاخت نے اس سادہ عقلی اور منطقی حقیقت سے قطعی اعرا کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے علمی مفروضوں کی ساری عمارت ہی کج بنیاد ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوسری بنیادی غلطی یہ کی کہ قرآن مجید سے انہوں نے تجاہل اور صرف نظر کا معاملہ کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان سے اس غلطی کا ارتکاب عمداً ہوا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت سب کے نزدیک تسلیم شدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو ایسی کتاب دی جس کے لفظی اور معنوی مشتملات میں کوئی شبہ نہیں اور جس کے مضامین میں آج کے دور تک نہ کوئی تبدیلی ہوئی اور نہ تحریف ہوئی۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مس کا یہ ایمان ہے کہ قرآن مجید خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک مستشرق یا دوسرے لفظ میں ایک غیر مسلم، قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے سے انکار کرے۔ تاہم وہ جب بھی اسلام، پیغمبر اسلام اور مس کے بارہ میں بحث کرے گا تو وہ قرآن مجید کے مطالعہ سے بھی بے نیاز نہ ہو سکے گا۔

انصاف کہتا ہے کہ اسلامی علوم کے ہر غیر مسلم طالب علم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس نکتہ کو ہر وقت نظر رکھے کہ اس کے مذہبی خیالات اور مسلمانوں کے معتقدات میں بہرحال فرق ہے اگر اس کا موضوعِ تحقیق ہے تو یہ ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کے اعتقادات کی روشنی میں اپنی راہِ تحقیق طے کرے۔

عام طور سے مستشرقین کی تحریروں میں اس غلط روش اور غلط مبحث کا احساس ہوتا ہے کہ یہ لوگ اس منظر میں علمی بحث نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ذاتی نقطۂ نظر کے متعلق یہ باور کرائیں مسلمانوں کا بھی زاویۂ نظر ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی بحث و تحقیق میں عجیب و غریب اور ناقص و متضاد سامنے آتے ہیں۔

کیا شریعت کا تعلق قرآن مجید سے نہیں ہے

شاخت نے اسلامی شریعت میں حدیث کے مرتبہ و مقام کو جس طرح مجروح کیا اس کی تفصیل تو آیندہ آئے گی۔ ہم یہاں ذرا اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا واقعی تو شریعت، قرآن کی روشنی میں، دائرہ دین سے خارج ہیں اس سلسلہ میں نے چند آیتیں اوپر ذکر کی ہیں۔ مناسب م ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی چند آیات یہاں درج کردی جائیں۔ مثلاً:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(انعام ۱۵۵)

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی بڑی برکت والی۔ سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ

(نساء ۱۰۵)

بے شک ہم نے آپ کے پاس یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق۔ تاکہ آپ ان لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا ہے۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ۔

(یونس ۱۰۹)

اور آپ اس کا اتباع کرتے رہئے۔ جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دیں گے۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (نور)

مسلمانوں کا قول تو جب کہ ان کو اللہ کی اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے یہ ہے کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ۔

(نساء ۶۰)

بھی رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں۔ حالاں کہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اس کو نہ مانیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔

(آل عمران ۲۳)

کیا آپ نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا گیا اور اسی کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے ان کو بلایا بھی جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے پھر ان میں سے بعض لوگ انحراف کرتے ہیں بے رخی سے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور رسول کی

الْمُنَافِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ (نسآء ۶۱)

طرف، تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔ (یونس ۱۵)

یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے۔ آپ یوں کہہ دیجئے کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکے گا کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (مائدہ ۴۴)

اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (مائدہ ۴۵)

اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (مائدہ ۴۷)

اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے ہیں۔

ان تمام آیتوں کی روشنی میں مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تشریع کا حق اپنے لئے خاص کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تشریع کے نفاذ کا حق و اختیار دیا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر معاملہ میں اپنے احکام کی بجا آوری کو لازم قرار دیا ہے اور اس کے لئے مسلمانوں سے مکمل سپردگی کا مطالبہ کیا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ اسلامی شریعت زندگی کے ہر پہلو کو شامل ہے۔

۴۔ اور آخری بات یہ کہ خدا کے نازل کئے ہوئے احکام میں کسی کو تغیر و تبدل کا حق نہیں۔ خواہ وہ پیغمبر ہو، فرشتہ ہو یا کوئی اور ہو۔

ہم نے جب قرآن مجید کا اس حیثیت سے مطالعہ کیا۔ کہ اس کے احکام، زندگی کے تمام گوشوں کا احاطہ کرتے ہیں تو ہم نے یہ احکام چھ طرح کے پائے جو حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ عبادات، جس میں ایک رکن زکوٰۃ ہے۔ اور جس کا تعلق مالیات سے ہے۔

۲۔ دین کی اشاعت کی غرض سے جہاد، جس میں ضمناً حکومت کے قوانین اور ضابطے شامل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ معاشرتی نظام، اس میں فرد اور خاندان شریک ہیں۔

۴۔ کھانے پینے کے آداب و احکام۔

۵۔ معاملات و حقوق سے متعلق احکام۔

۶۔ جرائم اور ان کی سزائیں۔

یہاں ہم قرآن کے احکام اور آیات سے متعلق ایک مفصل جدول پیش کرتے ہیں جس سے یہ بات زیادہ آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ قرآن کی تعلیمات کس طرح زندگی کے ہر شعبہ کا احاطہ کرتی ہیں۔ بعض انصاف پسند مستشرقین بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ تورات میں جو تشریعی احکام ہیں وہ عالمی ادب میں قانون کے نام سے معروف ہیں لیکن قرآن مجید کے تشریعی احکام تورات کے احکام سے کم نہیں ہیں[۵]

مندرجہ ذیل جدول اس حقیقت کی غماز ہے کہ اصلاً دعوت الی اللہ اور غیر مسلمین سے مجادلہ اور انبیاء کے واقعات اور سیرت رسولؐ کے مضامین پر مشتمل ہونے کے باوجود قرآن نے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو کس درجہ اہمیت دی ہے۔

---

۵ اسٹڈیز ان اسلامک ہسٹری ڈی ایس گوائے ٹائن صہ ۱۲۸

احکام والی سورتیں	عبادات	جہاد ملکی قانون	معاشرتی نظام	آداب طعام	بیوع	جنایات	قضا	شہادات	عقوبات مالی اور بدنی
۱۔ بقرہ	۲۹	۱۰	۲۳	۴	۹	۰	-	۳	۵
۲۔ آل عمران	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۱	۰	۰
۳۔ نساء	۸	۷	۵۰	۰	۰	۲	۵	۳	۷
۴۔ مائدہ	۹	۰	۵	۲۰	۰	۶	۵	۰	۶
۵۔ انعام	۱	۰	۰	۹	۰	۰	۰	۰	۰
۶۔ اعراف	۴	۰	۰	۲	۰	۰	۰	۰	۰

۷۔ انفال	۱	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸۔ توبہ	۹	۲۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹۔ ہود	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰۔ ابراہیم	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱۔ نحل	۰	۱	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲۔ اسراء	۱	۱	۳	۰	۱	۰	۰	۰	۱
۱۳۔ طٰہٰ	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۴۔ حج	۰	۳	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۱۵۔ مومنون	۵	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶۔ نور	۰	۰	۱۴	۰	۰	۰	۴	۱	۵
۱۷۔ فرقان	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰
۱۸۔ نمل	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۹۔ عنکبوت	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰۔ روم	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۱۔ لقمان	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲۔ احزاب	۲	۰	۸	۰	۰	۰	۱	۰	۰
۲۳۔ فاطر	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴۔ فصلت	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۵۔ شوریٰ	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۶۔ محمد	۰	۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۷۔ فتح	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۸۔ حجرات	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۹۔ مجادلہ	۲	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۰۔ حشر	۰	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۱۔ ممتحنہ	۰	۵	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰

۴۲۔ صف	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۳۔ جمعہ	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۴۴۔ طلاق	۰	۰	۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۵۔ مزمّل	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۶۔ مطففین	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
۴۷۔ بیّنہ	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
مجموعۂ احکام	۸۹	۷۴	۱۳۱	۴۰	۱۳	۹	۱۶	۷	۲۴

اس ساری تفصیل کا مدعا یہ ہے کہ جس شریعت کو قرآن مجید نے پیش کیا ہے اس میں یا تو نئے قوانین وضوابط ہیں یا پھر اس میں زمانۂ جاہلیت کے رسم و رواج اور اس دور کے مروّجہ قوانین کے بالکل برخلاف ایسے آداب و رسوم کی تعلیم ہے۔ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین و کامل ترین شکل میں لوگوں تک پہنچایا اور اسلامی معاشرہ میں ان کو جاری وساری کیا۔

تشریع کی اہمیت میں بعض مستشرقین کی رائے

تشریع اور اسلام کے نظام قانون کی اس اہمیت کا بعض مستشرقوں نے بھی کیا ہے۔ مثلاً کولسن کا قول ہے کہ " اسلام کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی واحد قانون ساز ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں اسی کے احکام کا غلبہ ہے[۱]

فیرو جیرالڈ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

" اسلام، اللہ تعالیٰ کو واحد قانون ساز و صاحب تشریع قرار دیتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں کسی کو بھی اس کا شریک نہیں گردانتا"[۲]

گوائے ٹائن نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:۔

"دقیق قانونی معاملات بھی دین سے مربوط ہیں بلکہ وہ وحی الٰہی کا ناقابلِ تقسیم حصہ ہیں۔ شریعت، ایسے عصری تقاضوں کا مجموعہ نہیں ہے جو قرآن اور نبی کریمؐ کے بعد مرتب ہوں۔ بلکہ اسلامی معاشرہ میں ان کا باضابطہ نفاذ خود رسول اللہؐ نے اپنی زندگی میں کیا" [۳]

---

[۱] اے ہسٹری آف اسلامک لا کولسن ص ۲۰ [۲] دی ایبجڈوٹ آف اسلامک ٹو رومن لا فیٹر جیرالڈ ج ۶۷ ص ۸۲
[۳] اسٹڈیز ان اسلامک ہسٹری۔ گوائے ٹائن ص ۱۳۰ - ۱۲۹۔

ان قرآنی آیات اور مستشرقین کے اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شناخت کا یہ بنیادی نظریہ کہ شریعت دین کے دائرۂ اثر سے خارج ہے۔ یہ محض ان کا خیال خام ہے۔ اور قرآن مجید سے ان کی لاعلمی اور تجاہل کا غماز بھی ہے۔

ایک اہم نکتہ یہاں یہ بات بھی محل غور ہے کہ شناخت کے اس نقطۂ نظر سے دوسرے مستشرقین مثلاً فیزجیرالڈ کولسن اور گوائے ٹان متفق نہیں ہیں۔ تاہم یہ عجیب معاملہ ہے کہ یہ مستشرقین جزئیات میں اور بعض بنیادی مسائل میں باہم اختلاف رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن ان اختلافات اور اعتراضات کی صدائے بازگشت صرف اسی حد تک سنی جاتی ہے۔ ناقص اصولوں سے مستنبط کی ہوئی غلط رایوں اور باطل نتائج پر یہ لوگ معترض نہیں ہوتے۔ مثلاً کچھ مستشرق یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ شناخت نے اپنے اس بنیادی نقطہ نظر میں غلطی کی ہے مگر شناخت جب اسی غلط بنیاد پر تفصیل سے اپنے نتائج فکر کو پیش کرتے ہیں تو یہ مستشرق اس کو رد نہیں کرتے حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ جب وہ شناخت کے بنیادی مفروضہ کو غلط سمجھتے ہیں تو پھر اس مفروضہ کی بنیاد پر ان کے استنباطات اور ان سے مرتب کئے ہوئے نتائج کو بھی رد کر دیتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ کولسن نے تو نہایت صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ شناخت کا نظریہ اپنے وسیع تر پس منظر میں کسی بھی رد و اعتراض کو قبول نہیں کرتا۔ اور ہر مستشرق کے لئے یہ ضروری ہے کہ شریعت کو مہمل ثابت کرنے کے لئے شناخت کے نظریہ سے استفادہ کرے۔

شناخت کے دعویٰ کی تاریخ اسلام سے تردید شناخت اور ان کے ہمنواؤں کے مذکورہ بلند آہنگ دعویٰ کی حقیقت کو آشکارا کرنے کے لئے ہم قدرے تفصیل کے ساتھ یہ دیکھیں گے کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے ایک نیا ضابطہ و قانون پیش کیا۔ اور خدا کے امر و نواہی اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور ایسے قانونی ضابطوں اور اخلاقی اصولوں کو پیش کیا جن کے دائرہ کار و اثر میں زندگی کے سارے گوشے شامل ہیں تو کیا یہ دعوے محض نظری اور قولی ہیں یا واقعتہً زندگی کی حقیقتوں سے منطبق ہوتے ہیں؟

اسلامی تاریخ کی روشنی میں اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ روز اول سے اپنے صفحات میں ایسے واقعات کو سموئے ہوئے ہے جو قرآن کریم کے احکام و مطالبات کے عین مطابق ہیں۔ اور نظری لحاظ سے بھی اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امراء و عمال کو ہمیشہ یہ ہدایت دی کہ وہ لوگ جب معاملات کا فیصلہ کریں تو ان کا ہر فیصلہ اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین کے مطابق ہو۔

ایک خط میں آپؐ نے حضرت عمرو بن حزمؓ کو تمام معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ اللہ کے حکم کے مطابق حق بات کا فیصلہ کریں۔[1] آپؐ کے جانشین صحابہؓ و خلفاء کرام کا بھی یہی عمل رہا۔ چنانچہ ایک موقع

---

[1] الوثاق السیاسیۃ حمید اللہ وثیقہ ۱۰۵

پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت معاذؓ کو لکھا کہ آپ حضرات، صالح لوگوں کو نظر میں رکھیں اور ان کو عہدۂ قضا پر مامور کریں اور باضابطہ ان کو تنخواہیں دیں [1]

عملی لحاظ سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاضی اور حکم کی حیثیت سے نظر آتے ہیں آپ ﷺ کی اس حیثیت کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ:۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا ۔ (احزاب ۳۶)

اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں جب کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں کہ ان کو ان کے اس کام میں کوئی اختیار ہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا صریح گمراہی میں پڑا ۔

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں آپ ﷺ کے حکم سے بعض صحابہ کرامؓ نے قضا کی ذمہ داریاں سنبھالیں جن میں چند نمایاں ہستیاں یہ ہیں :۔

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ۔ ۲۔ ابی بن کعبؓ ۔ ۳۔ حذیفہ بن الیمانؓ ۴ ۔ دحیۃ الکلبیؓ ۔ ۵۔ زید بن ثابتؓ ۶۔ عبداللہ بن مسعودؓ ۔ ۷۔ عتاب بن اسیدؓ ۔ ۸۔ علی بن ابی طالبؓ ۔ ۹۔ عقبہ بن عامرؓ ۔ ۱۰۔ عمر بن الخطابؓ ۔ ۱۱۔ عمرو ابن حزمؓ ۔ ۱۲۔ عمرو بن العاصؓ ۔ ۱۳۔ معاذ بن جبلؓ ۔ ۱۴۔ معقل بن یسارؓ ۔

اس ابتدائی دور میں ہی تشریع و قضا اور فقہ کا کام اس قدر وسیع ہو گیا کہ باقاعدہ قضا یا ترتیب و تالیف کا عمل بھی شروع ہو گیا۔ چنانچہ امام طاؤس (۳۰ھ ۱۰۰ھ) نے حضرت معاذ بن جبل کے فتاویٰ کی ایک کتاب نقل کی ۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کے یمن کے فتووں کی طرح ان کے شام کے فتاویٰ کی بھی تدوین ہوئی [2] اسی طرح حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت علیؓ کی فقہی رایوں کو مدوّن کیا گیا ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی فقہ کو باقاعدہ مرتب کیا گیا [3] پھر تابعین میں ابراہیم نخعیؒ ۔ ابو قلابہؒ شعبیؒ ۔ ضحاک بن مزاحمؒ اور سلیمان بن یسارؒ کی کتابیں مرتب کی گئیں ۔ [4] ان ساری تاریخی نظری اور عملی شہادتوں کی موجودگی میں شاخت کے اس نظریہ کی کیا وقعت رہ جاتی ہے کہ تشریع اور قانون اور فقہ ، دین کے دائرہ سے خارج ہیں ۔ اگر شاخت کا دعویٰ محض یہ ہوتا کہ اسلام نے شریعت کو اور نظام قانون و فقہ کو نظری اعتبار سے تو پیش کیا لیکن عملی زندگی کے تقاضوں سے وہ

۱۔ سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۳۲۶ ۔ ۲ محدث فاضل رامہرمزی ۔ ۳ طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۳ ۔ ۴ دیکھئے مضمون نشاۃ الکتابۃ الفقہیۃ فی الاسلام مصطفیٰ الاعظمی فی مجلۃ دراسات کلیۃ التربیۃ جامعۃ الریاض ۱۳۹۸ھ

مکمل طور پر ہم آہنگ نہ ہوسکا۔ تو بھی ہم تاریخی شواہد کی بنا پر اس کی تردید کرتے۔ لیکن ستم یہ ہے کہ انہوں نے تشریع یا قانون و فقہ اسلامی کی تردید میں بالکلیہ یہ فیصلہ کر دیا کہ ایک بھی حدیث ایسی نہیں ہے جس کی نسبت صحیح طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جاسکے۔ اس طرح انہوں نے ہزارہا متصل السند احادیث کا انکار کر دیا۔ اگر شاخت کا یہ دعویٰ تسلیم کر لیا جائے تو پھر اس سارے مجموعۂ احادیث اور اسانید و اصحاب اسانید کے بارہ میں کیا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اس سارے ذخیرۂ کتب کا کیا حشر ہوگا جو فقہ و احادیث کی ہزا کتابوں پر مشتمل ہے [1]

چونکہ شاخت، فقہ کی نشو و نما اور احادیث نبویہ کی اہمیت کے منکر ہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے فقہ اسلامی کے ذخیرہ کے متعلق اپنے کچھ جدید نظریات پیش کئے ہیں۔ اس لئے آئندہ سطور میں ہم ان نظریات کا ایک جائزہ لیں گے۔ (بشکریہ معارف انڈیا)

---

[1] بقول حضرت مولانا سید سلیمان ندوی یہ بجا طور پر مغرب کے تبحر علمی کی شرمناک مثال ہے

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔
سروس انڈسٹریز
پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے
Servis
سروس شوز
قدم قدم حسین قدم قدم آرام